خواجہ حیدر علی آتشؔ

(1847 – 1777)

آتش کے بزرگ بغداد سے ہندوستان آئے اور دہلی میں سکونت اختیار کی، لیکن نواب شجاع الدولہ کے عہد میں ان کے والد خواجہ علی بخش دہلی سے فیض آباد منتقل ہوگئے۔ آتش کی پیدائش فیض آباد میں ہوئی۔ کم عمری ہی میں والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ اس لیے ان کی تعلیم مکمل نہ ہوسکی، البتہ عربی، فارسی کی کچھ تعلیم انھوں نے گھر پر حاصل کی۔ آتش اپنی غیر معمولی شاعرانہ صلاحیت کے باعث بہت جلد مقبول ہوگئے اور نواب محمد تقی خاں کے دربار سے منسلک ہوگئے۔ بعد ازاں انھیں کے ہمراہ لکھنؤ آئے اور یہیں کے ہوکر رہ گئے۔ انھوں نے عمر کا بیشتر حصہ تنگ دستی کی حالت میں بسر کیا لیکن طبیعت کی قلندری اور بانکپن نہ گیا۔ کبھی کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلایا۔ آخر عمر میں آنکھوں کی روشنی بھی جاتی رہی۔ لکھنؤ ہی میں ان کا انتقال ہوا۔

آتش کی غزل میں روزمرہ کے بے تکلف اور برجستہ استعمال سے گفتگو اور مکالمے کی کیفیت پیدا ہوگئی ہے جس نے ان کی غزل کے لطف کو دوبالا کردیا ہے۔ وہ صاف اور شستہ زبان کو فنکارانہ انداز میں برتنے کا ہنر جانتے تھے۔ ان کی غزل کی ایک منفرد اور امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ ایک طرف وہ حسنِ محبوب کے بیان میں شوخی اور رنگینی سے کام لیتے ہیں تو دوسری طرف زندگی کے سنجیدہ موضوعات اور تصوف و معرفت کے مضامین کو شعر میں سنجیدگی اور درویشانہ سرشاری کی کیفیت کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ اُن کے کلام کی انھی امتیازی خصوصیات کی بنا پر ان کا شمار اُردو کے ممتاز غزل گوشعرا میں ہوتا ہے۔

© NCERT not to be republished

غزل

سُن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھ کو خلقِ خدا غائبانہ کیا
زیرِ زمیں سے آتا ہے جو گُل سو زر بکف
قاروں نے راستے میں لٹایا خزانہ کیا
طبل و علم نہ پاس ہے اپنے، نہ ملک و مال
ہم سے خلاف ہو کے کرے گا زمانہ کیا
آتی ہے کس طرح سے مری قبضِ روح کو
دیکھوں تو موت ڈھونڈ رہی ہے بہانہ کیا
یوں مدّعی حسد سے نہ دے داد تو نہ دے
آتش غزل یہ تونے کہی عاشقانہ کیا

مشق

لفظ و معنی

غائبانہ	:	غیر حاضری میں، غیر موجودگی میں
زربکف	:	ہاتھ میں سونا لیے ہوئے، ہاتھ میں دولت لیے ہوئے

© NCERT not to be republished

قارون	:	حضرت موسیٰ کے زمانے کا ایک مال دار مگر کنجوس شخص جو اپنے مال سمیت زمین میں دھنس گیا۔ مجازاً ہر مال دار اور بخیل شخص
طَبَل وعَلم	:	نقارہ اور جھنڈا
مدّعی	:	دعویٰ کرنے والا

غور کرنے کی بات

- آتش کو زبان کا شاعر بھی کہا گیا ہے۔ بعض دوسرے شعرا بھی بول چال کی زبان کے شاعر کہلاتے ہیں اور اپنی زبان کی سلاست، روانی، چستی اور برجستگی سے پہچانے جاتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ شاعری میں زبان کی بہت اہمیت ہے مگر شاعری کو صرف لفظوں کا کھیل بھی نہیں کہا جا سکتا۔ دراصل جذبات کو زبان دینے کا نام شاعری ہے۔ اس لیے جس شعر میں جذبے کی گرمی محسوس نہ کی جا سکے وہ محض بے جان لفظوں کا مجموعہ بن کر رہ جاتا ہے۔ آتش کی شاعری میں صنعتوں کے برمحل استعمال کے ساتھ ساتھ جذبے کی گرمی بھی ہے اور خیال کی بلندی بھی۔ اس لیے آتش کو صرف زبان کا شاعر کہہ کر نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔

سوالات

1. آتش کی اس غزل میں ان کے شاعرانہ لہجے کی کس خصوصیت کا اظہار کیا ہوا ہے؟
2. دوسرے شعر کا مطلب بیان کیجیے۔

© NCERT not to be republished

3. غزل کے تیسرے شعر میں '' طَبَل وعَلم نہ پاس ہے اپنے، نہ ملک ومال'' سے آتش کی کیا مراد ہے؟

عملی کام

- آتش لکھنوی کی غزلوں کا مطالعہ کیجیے۔

© NCERT not to be republished

غزل

یہ آرزو تھی تجھے گل کے روبرو کرتے
ہم اور بُلبلِ بے تاب گفتگو کرتے

پیام بر نہ میسر ہوا تو خوب ہوا
زُبانِ غیر سے کیا شرحِ آرزو کرتے

مری طرح سے مہ و مہر بھی ہیں آوارہ
کسی حبیب کی یہ بھی ہیں جستجو کرتے

وہ جانِ جاں نہیں آتا تو موت ہی آتی
دل و جگر کو کہاں تک بھلا لہو کرتے

نہ پوچھ عالمِ برگشتہ طالعی آتش
برستی آگ جو باراں کی آرزو کرتے

مشق

لفظ و معنی

شرحِ آرزو	:	خواہش کا اظہار
آوارہ	:	پریشان، مارا مارا پھرنے ولا

© NCERT not to be republished

برگشتہ	:	منحرف، پھرا ہوا
طالع	:	قسمت
برگشتہ طالعی	:	قسمت کا مخالف ہونا یعنی بدنصیبی
مہ	:	ماہ
باراں	:	بارش

غور کرنے کی بات

- مطلعے میں طرزِ کلام کی برجستگی اور سادگی کے ساتھ ساتھ گفتگو اور مکالمے کے انداز نے ڈرامائی کیفیت پیدا کردی ہے جس نے اس کا لطف دوبالا کردیا ہے۔

سوالات

1. مطلعے میں شاعر نے بلبل کو بیتاب کیوں کہا ہے؟
2. دوسرے شعر میں پیامبر کے مُیسّر نہ ہونے کو شاعر نے ''خوب ہوا'' کیوں کہا ہے؟
3. چوتھے شعر میں دل وجگر کو لہو کرنے سے کیا مراد ہے؟
4. مقطعے کے دوسرے مصرعے میں شاعر نے ''برگشتہ طالعی'' کی جو تعبیر کی ہے اس کی وضاحت کیجیے۔

عملی کام

- آتش کی شاعری میں قلندری اور بانکپن کی ایسی لے ہے جو متواتر شکستوں کے باوجود بھی حوصلہ اور وقار قائم رکھتی ہے۔ اس کیفیت کا ذکر دیگر شعرا کے تعلق سے بھی ہوتا ہے۔ آتش کا ایسا شعر نقل کیجیے جس میں یہ خصوصیت موجود ہو۔

© NCERT not to be republished